ماہنامہ

الحقیقۃ

پاکستان

جلد 6 | 2009ء ۱۴۳۰ھ

تعمیر القرآن

انبیاء کرام کا عقیدہ توحید

نبی رحمت ﷺ کا غلاموں اور خدام کے ساتھ حسن سلوک

اتحاد ملت کی ضرورت



سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سیرت و کردار

ہمیں امریکی نہیں ...... مدنی امداد چاہیے اداریہ

دورِ حاضر کے عظیم محقق

جناب حافظ نصر اللہ صاحب

آسوی حسینی

کی مایہ ناز کتاب

بے ادبوں کی پہچان

حسبِ ارشاد

عنقریب شائع ہو رہی ہے

حضور مفکرِ اسلام

پروفیسر محمد حسین آسی رحمۃ اللہ علیہ

پبلشرز مکتبہ نقش لاثانی
محلہ نقش ثانی نگر، شکر گڑھ
Tel: 0542-451197
Mob: 0300-7788223

ماہنامہ الحقیقہ پاکستان

جلد 9 جون 2009ء جمادی الثانی ۱۴۳۰ھ شمارہ 7

زر تعاون

پاکستان فی پرچہ	20/-	روپے سالانہ
بذریعہ ڈاک	250/-	فی پرچہ سالانہ چندہ
یورپ	1 پونڈ	10 پونڈ
یو ایس اے	1.5 ڈالر	15 ڈالر
عرب ممالک	3 ریال	30 ریال

لائبریری بک اینڈ کمپوزنگ سنٹر
0542-451987

صوفی محمد آصف نقشبندی
0542-451734

فہرست

پبلشر محمد ضیاء الحق ... فون 0542-451734

بسم اللہ الرحمن الرحیم

أَلَا إِنَّ أَوْلِيَاءَ اللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ

یونس ۔ ۶۲

ترجمہ: سن لو اللہ کے ولیوں پر نہ کچھ خوف ہے اور نہ کچھ غم

اداریہ

كلمة الحقيقة

ہمیں امریکی نہیں "مدنی (صلی اللہ علیہ وسلم)" امداد چاہئے

سعید آسی کے قلم سے

ایک وقت تھا کہ اسوۂ رسول ﷺ کا پیروکار مسلمان جب نگاہ اٹھاتا تھا تو آپ وہ اس کے حکم کے منتظر ہوتے تھے۔ سلطنتیں اس کے پاؤں کی ٹھوکر ہوا کرتی تھیں۔ سرزمین عرب سے لے کر عمان کے ساحل تک اسلام کے جھنڈے گڑے نظر آتے تھے۔ بحر و بر ان کے تابع ہوتے تھے، دریا ان کے حکم سے جاری ہوا کرتے تھے اور قضائے الٰہی کا ساتھ انہیں کو میسر ہوتا تھا مگر آج ہم ہر جگہ پسپا اور مغلوب ہیں۔ آج ہمارا عرصۂ حیات غیروں کے سہارے گزر رہا ہے۔ ہم معیشت میں بھی محتاج اور معاشرت میں بھی کاسۂ گدائی لے کر در بدر مارے مارے پھرتے ہیں۔

ان کے جو ہم غلام تھے خلق کے پیشوا رہے
ان سے پھرے، جہاں پھرا، آئی کمی وقار میں

آج امریکہ پوری مسلم دنیا کے جغرافیہ کو تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ وہ ایران، پاکستان اور شام کو چھوٹے چھوٹے ممالک میں تبدیل کرنا چاہتا ہے۔ وہ قطر سعودی عرب کو اور صوبہ تبوک اردن کے حوالے کرنے کا منصوبہ بنائے بیٹھا ہے۔ اسی طرح پاکستان اور ایران کے صوبہ بلوچستان و سیستان کو ملا کر ایک ملک بنانے میں توانائی خرچ کر رہا ہے تو ایران کے علاقے اہواز کو عراق کے حوالے کرنے اور ملک شام کو سمندر سے محروم کر کے لبنان کو زمانہ قدیم کی سلطنت فونیشیا جیسے ملک کے قیام کیلئے نقشے میں رنگ بھر رہا ہے۔ بالخصوص مملکت خداداد پاکستان کو وہ اپنے راستے کا سب سے بڑا پتھر سمجھتا ہے جہاں دیوانگان عشق کی ایک تعداد موجود ہے جو ملک و ملت کی بقا کیلئے راہ حق میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کو بہترین سعادت سمجھتے ہیں۔ جنہیں تلواروں کے سائے میں نماز عشق ادا کرنے کا سلیقہ آتا ہے۔ یہ سر بکف مجاہد تھے، جنہوں نے 1965ء کی جنگ میں اپنے سے کئی گنا زیادہ فوج کا کچومر نکال دیا اور موسیٰ بن نصیر، محمد بن قاسم اور محمود غزنوی علیہم الرحمہ کی روایات کو از سر نو زندہ کر دیا۔ 1971ء میں بھی ہمارے شیر دل مجاہد ایسے ہی کرشمے دکھانے والے تھے مگر غداروں، وطن فروشوں اور کرسی نشینوں کی سازشیں آڑے آ گئیں۔ جی ہاں، اہل اسلام کی تاریخ اٹھا کر دیکھ لیں،

انہوں نے یہود و نصاریٰ سے تو کبھی شکست نہیں کھائی تاہم کئی مواقع پر غداروں کی سازشیں انکی فتح کو شکست میں بدل گئیں۔

امریکہ اور اسکے حواریوں کو آج اچھی طرح اندازہ ہے کہ بزورِ بازو اسلام کے نام پر حاصل ہونے والی اس (موجودہ ایٹمی) مملکت کو زیر نہیں کیا جا سکتا تاہم غداروں، ضمیر فروشوں اور مذہبی بہروپیوں کو زیرِ دام لا کر سب کچھ ممکن ہے۔ چنانچہ بلوچستان کے بہت سے علاقوں میں قومی پرچم کی جگہ آزاد بلوچستان کا جھنڈا لہرا رہا ہے تو انہی ابن الوقتوں کی ضمیر فروشی کے سبب ہے، جنکی وفاداریوں کو امریکہ منہ مانگے داموں خرید چکا ہے۔ عین ان حالات میں جبکہ ہمارے ازلی دشمن بھارت کی فوجیں مشرقی سرحدوں پر کھڑی ہیں آزاد بلوچستان سمیت مختلف صوبائی و لسانی تحریکیں پیدا کی جا چکی ہیں، ملک خود کش حملوں کی زد میں ہے چند نیم ملاؤں سے شریعت کے نام پر من چاہی ذہن سازی کر کے مسلح بغاوت کرا دی گئی۔ (تاریخ گواہ ہے کہ غیر مسلم طاقتوں نے ماضی میں ہر تدبیر میں ناکام ہونے کے بعد مسلمانوں کو کمزور کرنے کیلئے نام نہاد 'ملاؤں' سے کام لیا۔ جیسا کہ فتنہ وہابیت اور فتنہ دیوبندیت کھڑا کر کے اہلِ اسلام کو کمزور کرنے کی سازشیں کیں تو یہاں بھی زر خرید 'مولوی نما' چند افراد ہی استعمال ہوئے) یہ نیم ملا جنکے سرخیل صوفی محمد ہیں، ہندوؤں کے خلاف کشمیر میں لڑنے کو تو جہاد تسلیم نہیں کرتے مگر اسلامی مملکت میں لا الٰہ الا اللہ کہنے والے ان کے نزدیک مشرک اور واجب القتل ہیں۔ ان کے مظالم کی داستان طویل ہوتی جا رہی ہے۔ متعدد مزارات کو شہید کر چکے۔ علماءِ ربانی کو ذبح کر کے ان کے سروں کو درختوں پر لٹکایا گیا۔ سرِ عام عورتوں پر کوڑے برسانے کا 'شرف' بھی انہیں حاصل ہے۔ فوجی جوانوں کو ذبح کر کے انکی ویڈیو فلمیں میڈیا پر چلوائی گئیں۔ سکولوں اور دیگر املاک کو بموں سے اڑانا ان کا 'مشغلہ' ہے۔ ہمارے آقا و مولا ﷺ کی شریعت میں تو غیر مسلموں کے عبادت خانے بھی محفوظ رکھنے کا حکم ہے مگر یہ مسجدیں بھی بارود سے اڑا رہے ہیں اور پھر نہتے معصوم شہریوں پر بے دریغ گولیاں برسائی جاتی ہیں تو یہ سب اسی 'فہم اسلام' کا نتیجہ ہے جو امریکہ کا عطا کردہ ہے اور اسی امریکی 'شریعت' کا شاخسانہ ہے کہ ایسا سب کچھ کرنے والے بزعمِ خود 'مصلحین' بنے بیٹھے ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے بارے میں سورۂ بقرہ آیت نمبر 11 میں ارشاد ہوتا ہے۔

وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِى الْاَرْضِ ۙ قَالُوْۤا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ ○

ترجمہ۔ جب ان سے کہا جائے کہ فساد نہ ڈالو زمین میں تو کہتے ہیں ہم تو اصلاح کرنے والے ہیں۔

لیکن اللہ ارشاد فرماتا ہے

اَلَاۤ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ○

ترجمہ: سن لو حقیقت میں یہی فسادی ہیں لیکن اس کا انہیں شعور نہیں (البقرہ: ۱۲)

اور یہ بات بھی ڈھکی چھپی نہیں کہ سوات، شانگلہ، بونیر، مینگورہ، وزیرستان وغیرہم میں طالبان کے نام سے لڑنے والے وہ اسلحہ استعمال کر رہے ہیں جو امریکی پشت پناہی پر انڈیا بھیج رہا ہے اور صرف اسلحہ ہی نہیں افرادی قوت بھی (نوائے وقت 23 مئی 2009ء میں چھپنے والی خبر اور مارے جانے والے ہندو گورکھا کی تصویر حقیقتِ حال اور صورتحال کی عکاس ہے) تو فرمائیے غیر مسلم افراد کی طالبان میں موجودگی جہاد فی سبیل اللہ کیلئے ہے یا فساد فی الارض کیلئے۔

الختصر! ملک آج گوناگوں مسائل کی زد میں ہے، بلوچستان لہولہان ہے، سرحد مذہبی دہشتگردی کی زد میں ہے، سندھ بدامنی و خلفشار میں مبتلا ہے، پنجاب کو تخریب کاری کا سامنا ہے۔ آزاد کشمیر اس ساری صورتحال میں بھارت کی طرف سے حملے کے خوف سے لرزہ بر

انعام ہے۔ عوام پاکستان مہنگائی، لوڈ شیڈنگ، عریانی وفحاشی، خودکش بم دھماکوں، ڈکیتی ولوٹ مار اور کرپشن جیسی عفریتوں میں جکڑے بلبلا رہے ہیں۔

امریکہ واسرائیل کی نظریں ہمارے وطن عزیز کے ایٹمی اثاثوں پر ہے۔ بھارت وروس اس کے حصے بخرے کرنے کیلئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے ہیں، نام نہاد فرینڈز آف پاکستان اسے دوست بن کر نقصان پہنچا رہے ہیں، گویا

ہوئے تم دوست جس کے دشمن اس کا آسماں کیوں ہو

افغانستان جیسا ہمسایہ اسلامی ملک ہمارا ساتھ دینے کی بجائے دشمنی کی راہ پر گامزن ہے۔ ایسی خوفناک صورتحال میں جبکہ ہمارے اپنے بھی پرائے ہو چکے، تمام تدبیریں ناکام ہو چکیں، حکمرانوں میں اس ساری دلدل سے ہمیں نکالنے کی اہلیت نہیں، افواج پاکستان ملکی حالات سے پریشان ہیں، ہمارے مذہبی رہنما اپنی ذمہ داریاں کما حقہ نبھانے سے عاجز ہیں، ہم فریاد کریں تو کس سے؟ کون ہے جو ہمیں بچائے، کون ہے جس کے دامن میں ہمیں پناہ ملے گی، جی ہاں! اس صورتحال میں ہمیں امن مل سکتا ہے، ہمارے زخموں پر مرہم رکھا جا سکتا ہے، ہمارے دکھوں کا مداوا ہو سکتا ہے اور ہمارے مسائل کا حل ممکن ہے تو یقین کیجئے وہ ایک ہی ذات اقدس ہے جو اس کی اہل ہے اور وہ ذات ہے راحت خستہ دلاں، چارۂ بیچارگاں، دلیل سبیل عرفاں، مرہم ناسور جگر، آرام دلہائے مضطر، عظمت نوع بشر اور مقصود فکر ونظر، حضور احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ ﷺ کی

فریاد امتی جو کرے حال زار میں
ممکن نہیں کہ خیر البشر کو خبر نہ ہو

تاریخ گواہ ہے کہ امت نے ہمیشہ آفات ومصائب کے بلاخیز طوفانوں میں اسی محبوب کریم ﷺ سے فریاد کی جسے ارحم الراحمین جل مجدہ نے اپنی بے پایاں رحمتوں کا مظہر اور رحمۃ للعالمین یعنی کائنات کا فریادرس بنا کر بھیجا ہے۔ دور اول کا مسلمان فریاد (یعنی صحابی رضی اللہ عنہ) قحط سالی اور امساک باراں کے خلاف آکر یوں فریاد کرتا ہے

وَلَيْسَ لَنَا إِلَّا إِلَيْكَ فِرَارُنَا وَأَيْنَ فِرَارُ الْخَلْقِ إِلَّا إِلَى الرُّسُلِ (بیہقی)

ترجمہ: اور ہمارا حضور ﷺ کے سوا کوئی نہیں جس کے پاس بھاگ کر جائیں اور مخلوق کیلئے جائے پناہ ہے ہی کہاں سوائے رسولوں کے ہاں۔

تو دور آخر کا حکیم الامت اقبال بھی قوم کی گمری آوارگی کا رونا اسی بارگاہ میں روتا ہے، دیکھئے

کل ایک شوریدہ بارگاہ نبی میں رو رو کے کہہ رہا تھا
یہ مصر و ہندوستاں کے مسلم بنائے ملت مٹا رہے ہیں
یہ زائران حریم مغرب ہزار رہبر بنیں ہمارے
ہمیں بھلا ان سے واسطہ کیا جو تجھ سے نا آشنا رہے ہیں

امام بوصیری علیہ الرحمہ کی بھی سنئے، عرض کرتے ہیں

يَا أَكْرَمَ الْخَلْقِ مَالِي مَنْ أَلُوذُ بِهِ
سِوَاكَ عِنْدَ حُلُولِ الْحَادِثِ الْعَمَمِ

ترجمہ: اے تمام مخلوق سے بہتر، میرا آپ کے سوا کوئی نہیں، جس کی میں پناہ لوں مصیبت کے وقت

کیا آپ کو یاد نہیں، مدینہ منورہ سے سینکڑوں میل دور مسیلمہ کذاب کے ساتھ مسلمانوں کی جب جنگ ہو رہی تھی، ابھی فتح ہوتی نظر نہ آتی تھی بلکہ ظاہری طور پر فتح کے امکان تاریک تھے تو صحابہ نے وہ کام کیا جو ایسے مواقع پہ کرتے تھے، اور وہ کیا؟ انہوں نے بلند آواز سے نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فریاد کرنا شروع کر دی (ثُمَّ نَادٰی بِشِعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ شِعَارُهُمْ یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاهُ (البدایہ والنہایہ)) اور یا محمداہ، یا محمداہ کی صدائیں دینے لگے۔ نتیجہ کیا نکلا، یکا یک میدان جنگ کا نقشہ بدل گیا اور مسلمان فتح و نصرت سے ہمکنار ہو گئے۔ تو مان لیجئے کہ اب بھی ہماری نجات رسول خدا ﷺ کے ساتھ وابستگی اور آپ ﷺ سے فریاد کرنے میں ہی ہے کہ جہاں سب تدبیریں ناکام ہو جائیں یہ تدبیر ضرور کامیاب ہوتی ہے۔

یہ روایت بھی تاریخ کے سینے میں محفوظ ہے جسے ام المومنین حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا بیان فرماتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو وضو خانے میں فرماتے ہوئے سنا لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ، نُصِرْتَ، نُصِرْتَ، نُصِرْتَ (میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیری مدد کی گئی، تیری مدد کی گئی، تیری مدد کی گئی)۔ سرکار ﷺ فارغ ہو کر باہر تشریف لائے تو میں نے عرض کیا، حضور! کیا واقعہ پیش آیا؟ فرمایا یہ تھا بنو کعب کا رجز خواں، جو چیخ چیخ کر مجھ سے فریاد کر رہا تھا اور کہہ رہا تھا کہ قریش نے ان کے خلاف بنو بکر کی مدد کی ہے (بنو بکر نے قریش کے ساتھ مل کر بنو کعب پر حملہ اور قتل عام شروع کر دیا تھا)

علامہ زرقانی اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں کہ

لَا بُعْدَ فِیْ سِمَاعِهٖ ﷺ مِنْ مَسِیْرَةِ ثَلَاثٍ فَقَدْ کَانَ یَسْمَعُ اَطِیْطَ السَّمَاءِ

یعنی اگر حضور ﷺ نے تین دن کی راہ سے ایک فریادی کی فریاد کو سن لیا تو یہ کوئی آپ سے بعید نہیں ہے کیونکہ آپ ﷺ تو زمین پر بیٹھے ہوئے آسمان کی چرچراہٹ کو سن لیا کرتے تھے۔
بلکہ عرش کے نیچے چاند کے سجدے میں گرنے کی آواز کو بھی سماعت فرما لیتے تھے۔ (خصائص، جلد ا ص ۵۳، حاشیہ الدولۃ المکیہ ص ۱۸۰)

ایسے واقعات ہزاروں میں بلکہ اس سے بھی بڑھ کر ہیں کہ جب بھی اس امت نے ہر طرف سے رخ پھیر کر گنبد خضری کی طرف کیا، عقیدت و الفت اور عجز و نیاز کے ساتھ فریاد و استغاثہ کیا، نصرت الٰہی بالضرور پہنچی۔ تو اٹھو ملک پاکستان کے نوجوانو! حکمرانو، سیاستدانو، مزدورو، غریبو، امیرو، سب اٹھو، کسی ایک دن کسی جگہ اکٹھے ہو کر پہلے اپنے گناہوں کی معافی مانگو اور پھر سب فریاد کرو، یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ صلی اللہ علیک وسلم کی امت تباہ حال ہے، بے بس ہے، لاچار ہے، مہربانی فرما کر اسکی مفلوک الحالی کو خوشحالی میں بدل دیجئے۔ حضور صلی اللہ علیک وسلم! آپ کی امت پر آج قیامت سے پہلے ہی قیامت آ چکی ہے، اتحاد امت کی عمارت کی اینٹ سے اینٹ بجا دی گئی ہے، اغیار ہمیں صفحۂ ہستی سے مٹا دینا چاہتے ہیں واللہ کرم فرمایئے اور ان تمام مسائل کی دلدل سے ہمیں نکالئے۔

اے خاصۂ خاصانِ رُسُل وقتِ دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے

واللہ! حضور ﷺ ضرور امداد فرمائیں گے۔ حضور ﷺ ضرور امداد فرمائیں گے۔ حضور ﷺ ضرور امداد فرمائیں گے۔ (انشاء اللہ العزیز)

تسمیۃ القرآن

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پوری بسم اللہ شریف کو تسمیہ کہتے ہیں اور یہ تسمیہ بسم اللہ کی "با" سے لے کر الرحیم کی "میم" تک اسرار و رموز اور حقائق و دقائق کا ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ جس کے ایک ایک حرف سے حقیقت و معرفت کے سمندر موجزن ہیں۔ تسمیہ کی تشریح کرتے ہوئے حضرت شاہ عبدالعزیز علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام کتابوں کے علوم قرآن مجید میں موجود ہیں اور تمام علوم قرآنی سورۃ فاتحہ میں ہیں اور تمام علوم سورۃ فاتحہ بسم اللہ میں ہیں۔ اور تمام علوم کا خلاصہ بسم اللہ کی "با" میں ہیں۔ (تفسیر الحسنات: ۱/ ۷)

تسمیہ چار کلمات پر مشتمل ہے:

۱۔ بسم ۲۔ اللہ ۳۔ رحمٰن ۴۔ رحیم

پہلا کلمہ "باسم": با اور اسم سے مرکب ہے اگر لکھا پڑھا جائے تو صرف با، سین، میم پڑھنے میں آتے ہیں با کے ساتھ جو الف ہے وہ تلفظ میں نہیں پڑھا جاتا۔ ان میں سے ہر حرف اللہ تعالیٰ کے ان اسمائے صفات کی طرف بھی اشارہ کرتا ہے جو ترتیب وار با، سین اور میم سے شروع ہوتے ہیں۔

حضرت ابوبکر وراق فرماتے ہیں (بسم اللہ الرحمٰن الرحیم) جنت کے باغات میں سے ایک باغ ہے۔ اس کے ہر حرف کی تفسیر الگ ہے۔ با میں چھ توجیہات ہیں۔

۱۔ عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق کو پیدا کرنے والا (باری) ہے اس کا بیان یہ ہے۔ ھو اللہ الخالق الباری (الحشر-۲۴)

ترجمہ: وہی ہے اللہ جو پیدا کرنے والا بنانے والا۔ کنزالایمان)

۲۔ عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق کو دیکھنے والا (بصیر) ہے اس کی وضاحت یہ ہے۔

واللہ بصیر بما یعملون ۔ (آل عمران ۱۶۳) ترجمہ: اور اللہ تعالیٰ ان کے کام دیکھتا ہے (کنزالایمان)

۳۔ عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کا رزق کشادہ کرنے والا (باسط) ہے اس کا بیان یہ ہے۔

اللہ یبسط الرزق لمن یشاء و یقدر۔ (الرعد)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ جس کے لیے چاہے رزق کشادہ اور تنگ کرتا ہے۔ (کنزالایمان)

۴۔ مخلوق کے فنا ہونے کے بعد عرش سے تحت الثریٰ تک باقی رہنے والا ہے اس کا بیان یہ ہے۔

کل من علیہا فان و یبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام (الرحمٰن)

ترجمہ: زمین پر جتنے ہیں فنا ہیں باقی ہے تمہارے رب کی ذات عظمت اور بزرگی والا۔ (کنزالایمان)

۵. عرش سے تحت الثریٰ تک تمام مخلوق کو موت کے بعد اٹھانے والا (باعث) ہے اور اس کا بیان یہ ہے

وان اللہ یبعث من فی القبور (الحج ا۔۷)

ترجمہ: اور یہ کہ اللہ تعالیٰ اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں (کنزالایمان)

۶۔ اللہ تعالیٰ عرش سے تحت الثریٰ تک مومنوں کے ساتھ احسان کرنے والا (بار) ہے اس کا بیان یہ ہے

انہ هو البر الرحیم (الطور ۔ ۲۸) ترجمہ: بے شک وہی احسان فرمانے والا مہربان ہے۔

سین، پانچ صورتوں پر مشتمل ہے

(۱)..... عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کی آواز سننے والا (سمیع) ہے اس کا بیان ہے

ام یحسبون انا لا نسمع سرھم و نجواھم (الزخرف ۸۰)

ترجمہ: کیا اس گھمنڈ میں ہیں کہ ہم ان کی آہستہ بات اور ان کی سرگوشی نہیں سنتے۔ (کنزالایمان)

(۲)..... وہ سید ہے اور اس کی سیادت عرش سے تحت الثریٰ تک ہے اور اس کا بیان یہ ہے

اللہ الصمد (الاخلاص ۔ ۲) ترجمہ: اللہ بے نیاز ہے

(۳)..... عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کا جلد حساب لینے والا (سریع الحساب) ہے اور اس کا بیان یہ ہے

و اللہ سریع الحساب (النور ۳۹) ترجمہ: اور اللہ جلد حساب کر لیتا ہے۔ (کنزالایمان)

(۴)..... عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کو سلامتی عطا کرنے والا (سلام) ہے اور اس کا بیان یہ ہے

السلام المومن (الحشر ۲۳) ترجمہ: سلامتی دینے والا امان بخشنے والا (کنزالایمان)

(۵)..... عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کے گناہوں کی پردہ پوشی فرمانے والا (ساتر) ہے اور اس کا بیان یہ ہے

غافر الذنب و قابل التوب (المومن ۔۲)

ترجمہ: گناہ بخشنے والا اور توبہ قبول کرنے والا (کنزالایمان)

اور میم کی بارہ صورتیں ہیں

(۱)..... وہ عرش سے تحت الثریٰ مخلوق کا مالک ہے (مالک) ہے اور اس کا بیان یہ ہے

قل اللھم مالک الملک (آل عمران ۲۶) ترجمہ: یوں عرض کر۔ اے اللہ ملک کے مالک

(۲)..... عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق پر احسان رکھنے والا (منان) ہے ارشاد الٰہی ہے

بل اللہ یمن علیکم (الحجرات ۔ ۱۷) ترجمہ: بلکہ اللہ تم پر احسان رکھتا ہے (کنزالایمان)

(۳)..... وہ عرش سے تحت الثریٰ تک اپنی مخلوق کا بادشاہ ہے اس کا بیان یہ ہے

الملک القدوس (الحشر ۲۳) ترجمہ: بادشاہ نہایت پاک (کنزالایمان)

(۴)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق سے بزرگ و برتر (مجید) ہے اس کا بیان یہ ہے

ذو العرش المجید (البروج ۔ ۱۵) ترجمہ: عزت والے عرش کا مالک (کنزالایمان)

(۵)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق کو امن دینے والا (مومن) ہے اس کا بیان یہ ہے
وامنهم من خوف (القریش ۔۴) ترجمہ اور انہیں ایک بڑے خوف سے امان بخشا۔ (کنزالایمان)

(۶)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق کا نگہبان (مہیمن) ہے اس کا بیان یہ ہے
المومن المهيمن (الحشر ۲۳) ترجمہ امان بخشنے والا حفاظت کرنے والا۔ (کنزالایمان)

(۷)..... عرش سے تحت الثریٰ کل مخلوق پر قدرت رکھنے والا (مقتدر) ہے اس کا بیان یہ ہے
فی مقعد صدق عند مليک مقتدر (القمر ۵۵)
ترجمہ سچ کی مجلس میں عظیم قدرت رکھنے والے بادشاہ کے حضور (کنزالایمان)

(۸)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق پر نگہبان (مقیت) ہے اس کا بیان یہ ہے
وکان الله علیٰ کل شیئ مقيتاً (النساء ۸۵) ترجمہ اور اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے (کنزالایمان)

(۹)..... عرش سے تحت الثریٰ تک اپنے دوستوں کو عزت بخشنے والا (مکرم) ہے اس کا بیان یہ ہے
ولقد كرمنا بنی ادم (الاسراء ۷۰) ترجمہ اور بے شک ہم نے اولاد آدم کو عزت دی (کنزالایمان)

(۱۰)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق کو انعام واکرام سے نوازنے والا (منعم) ہے اس کا بیان یہ ہے
واسبغ عليكم نعمه ظاهرة و باطنة (لقمان ۔۲۰) ترجمہ اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی (کنزالایمان)

(۱۱)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق پر احسان کرنے والا (مفضل) ہے اس کا بیان یہ ہے
ان الله لذو فضل على الناس (البقرہ ۔۲۴۳) ترجمہ بے شک اللہ تعالیٰ لوگوں پر فضل کرنے والا ہے (کنزالایمان)

(۱۲)..... عرش سے تحت الثریٰ تک مخلوق کی صورتیں بنانے والا (مصور) ہے اس کا بیان یہ ہے
الخالق البارئ المصور (الحشر ۲۴) ترجمہ بنانے والا پیدا کرنے والا ہر ایک کو صورت دینے والا (کنزالایمان)

علماء حق فرماتے ہیں بسم الله کے یہ معانی بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اس سے برکت حاصل کی جائے اور لوگوں کو اس کی طرف رغبت دی جائے کہ وہ اپنے افعال و اقوال کا آغاز بسم اللہ سے کریں۔ جس طرح اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب کا آغاز بسم اللہ سے فرمایا (غنیۃ الطالبین۔۳۲۵)

گویا جو بندہ تسمیہ پڑھتا ہے تو وہ صرف اللہ تعالیٰ کے رحمن و رحیم ہونے کا ہی ذکر نہیں کرتا بلکہ وہ یہ بھی اعلان کرتا ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کے نام سے شروع کرتا ہوں جو پیدا کرنے والا بھی ہے اور دیکھنے والا بھی ہے، رزق میں وسعت دینے والا بھی ہے اور ہمیشہ باقی رہنے والا بھی ہے۔ وہ موت دینے والا بھی ہے اور قیامت والے دن سب مخلوق کو اٹھانے والا بھی، وہ سننے والا بھی ہے اور سب کا مالک و مختار بھی، وہ پردہ پوش بھی ہے اور سلامتی عطا کرنے والا بھی ہے، وہ بزرگی کا مالک بھی ہے اور بادشاہ بھی اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اپنے بندوں پر رحم و کرم فرمانے والا ہے۔

اللہ: ذات واجب الوجود کا نام ہے یہ وہ اسم پاک ہے جسے اسم ذات ہونے کا شرف حاصل ہے۔ کیونکہ یہ اسم اعظم ہے۔ جس طرح ذات باری تعالیٰ کو بقا ہے اسی طرح اسم ذات کو بھی بقا ہے اگر اللہ سے "الف" کو حذف کر دیں تو باقی "للہ" رہ جاتا ہے اور اگر لام اول کو حذف کر دیں تو باقی "لہ" رہ جاتا ہے اور اگر لام ثانی کو بھی حذف کر دیں تو باقی "ہ" رہ جاتا ہے۔ جو ذات باری تعالیٰ کی طرف لوٹتا ہے گویا ذات باری تعالیٰ کی طرح اس کا اسم مبارک بھی بے مثل و بے مثال ہے۔

رحمن و رحیم: دونوں صفت مشبہ کے صیغے ہیں۔ مبالغہ کے لئے جو رحمت سے بنے ہیں ان کا مادہ اشتقاق (رحمت) ہے۔ جس کا معنی ہے۔

(۱) رقۃ القلب۔ (۲) بمعنی ارادۃ الخیر فی حق الغیر، یعنی کہتے ہیں غیر کے حق میں بھلائی کا ارادہ کرنا۔

(۳) بمعنی ارادۃ ایصال الخیر، ترجمہ: رحمت کہتے [illegible] کا ارادہ کرنا۔ یہاں پر مراد تفضل و احسان ہے۔

تسمیہ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے تین اسماء کا ذکر کیا ہے [illegible] اس وجہ سے مقدم کیا کہ ذات صفات سے مقدم ہوتی ہے۔

❁ رحمٰن کو رحیم پر مقدم کرنے کی چند ایک وجوہات ❁

☆ رحمٰن یہ اللہ تعالیٰ کی صفت خاصہ ہے [illegible] رحمٰن نہیں ہوسکتا۔

مسئلہ: رحمٰن نام رکھنا جائز نہیں ہے۔ عبد الرحمٰن رکھا جا سکتا ہے بلکہ [illegible] میں پسندیدہ ہے۔

☆ رحیم یہ صفت عامہ ہے۔ اللہ تعالیٰ بھی رحیم ہے اور بندہ بھی رحیم۔ فرق یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ رحیم ذاتی طور پر اور بندہ رحیم ہے اس کی عطا سے۔ رحمٰن میں رحیم کی نسبت معانی میں زیادتی پائی جاتی ہے اس لئے کہ حروف کی [illegible] معانی کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے۔

☆ ..... رحمٰن کا معنی ہے دارین میں رحم کرنے والا

رحیم کا معنی ہے آخرت میں رحم کرنے والا

☆ ..... رحمٰن کا معنی ہے بڑی بڑی نعمتیں عطا کرنے والا۔

☆ ..... رحیم کا معنی ہے چھوٹی نعمتیں عطا کرنے والا

[illegible] فطرت اس میں ہوگی اور جو بھی اس سے جدا ہوا۔

[illegible]

حدیث قدسی ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

انا الله وانا الرحمن خلقت الرحم وشققت لها من اسمي فمن وصلها وصلته [illegible] (ترمذی شریف ج۲ ص ۱۲)

ترجمہ: میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں میں نے رحم کو پیدا فرمایا اور اس کو اپنے نام سے نکالا [illegible] اس کو جوڑوں گا۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے پاس سو رحمتیں ہیں [illegible] اس میں سے صرف ایک رحمت نازل کی ہے جس کا اثر یہ ہے کہ بندے ایک دوسرے پر مہربانی و شفقت کرتے ہیں ننانوے رحمتیں اللہ تعالیٰ کے پاس ہیں جن سے وہ اپنے بندوں پر قیامت کے روز رحم فرمائے گا۔

نبی پاک ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ قیامت کے دن گناہگاروں سے پوچھے گا کیا تم میری ملاقات کو پسند کرتے ہو؟ گناہگار کہیں گے ہاں اے رب۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کس لیے؟ گناہگار کہیں گے ہم امید رکھتے ہیں تیری جناب میں معافی اور درگزر کی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میں نے تمہارے لئے اپنی مغفرت لازم کر دی۔ (تفسیر کبیر ۔ ۱۴۲)

انسانوں کو چاہئے کہ وہ اپنے پروردگار کی صفات کا مظہر بنے۔ نبی کریم ﷺ اپنی امت کو رحم کا درس دیتے ہیں تو فرماتے ہیں

الراحمون يرحمهم الرحمن ارحموا من في الارض يرحمكم من في السماء (ترمذی شریف ج۲ [illegible])

ترجمہ: رحم کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرماتا ہے تم زمین والوں پر رحم کرو تم پر آسمان والا رحم فرمائے گا۔

شاعر نے اس حدیث کے مفہوم کو اپنے الفاظ میں یوں کہا

[illegible]

تفسیر القرآن

حضور علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

ہر نام ہی حصول برکت کا سبب ہے

تسمیہ میں تین نام اختیار کرنے کی وجہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

تعالیٰ نے فرمایا

إن الله لا يضيع عمل عامل منكم [illegible]

اللہ: [illegible]

الله ولي الذين آمنوا (البقرہ ۲۵۷) ترجمہ: [illegible]

رحمٰن: محبت کرنے والا ہے

إن الذين آمنوا وعملوا الصالحات سيجعل لهم الرحمن ودا (مریم ۹۶)

ترجمہ: [illegible] (کنز الایمان)

رحیم: [illegible]

وكان بالمؤمنين رحيما (الاحزاب ۴۳) ترجمہ: [illegible]

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ لکھتے ہیں

[illegible]

[illegible] سے محفوظ رہو (۲) [illegible] ظلمت سے محفوظ رہو (۳) میزان پر نیکیوں کا پلڑا بھاری رہو
[illegible] میں [illegible] ہے [illegible] سے محفوظ رہو

محبوب سبحانی شیخ عبدالقادر جیلانی حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

اللہ	مصیبتوں کو دور کرنے والا۔
رحمٰن	عطیات دینے والا
رحیم	گناہوں کو بخشنے والا

اللہ عارفین کے لیے   رحمٰن عابدین کے لیے   رحیم مذنبین (گنہگاروں) کے لیے

اللہ وہ ہے جس نے تم کو پیدا کیا، وہ بہترین خالق ہے۔ رحمٰن وہ ہے جس نے تم کو رزق دیا، وہ بہترین رزق دینے والا ہے۔ رحیم وہ ہے جو [illegible] بخشتا اور سب سے بہترین بخشنے والا ہے۔

نعمتوں کو پیدا کرنے کے اعتبار سے اللہ   جود و کرم کے اعتبار سے رحمٰن و رحیم   [illegible] سے نکالنے کے [illegible]
[illegible] اللہ   قبروں سے نکالنے کے اعتبار سے رحمٰن   اندھیروں سے نور کی طرف نکالنے کے سبب رحیم ہے (تحفہ بھائیں ۲۲۲)

تسمیہ کے مدارج

() بسم اللہ شریف کا پڑھنا کبھی فرض ہوتا ہے۔ جیسے ذبح کے وقت بسم اللہ اللہ اکبر
(۲) بسم اللہ کا پڑھنا کبھی سنت ہوتا ہے۔ جیسے وضو اور ہر نیک کام کی ابتدا میں۔
(۳) بسم اللہ کا پڑھنا کبھی مباح ہوتا ہے۔ جیسے دو سورتوں کے درمیان میں
(۴) بسم اللہ کا پڑھنا کبھی مستحب ہوتا ہے۔ جیسے چلتے پھرتے [illegible] ابتدا میں
(۵) بسم اللہ کا پڑھنا کبھی حرام ہوتا ہے۔ جیسے زنا کے وقت، حرام سے [illegible] کے وقت، شراب پیتے ہوئے [illegible] کے وقت۔
(۶) بسم اللہ شریف کا پڑھنا کبھی مکروہ ہوتا ہے۔ سورۃ توبہ کے شروع میں تلاوت میں۔

ہر کام بسم اللہ سے شروع کرنے میں حکمت:

جو شخص اپنا ہر کام بسم اللہ سے شروع کرے تو اس کو دو فائدے حاصل ہوں گے۔
() بہت سے برے کاموں سے بچ جائے گا۔ چونکہ بسم اللہ کی عادت اسے ہر کام کے شروع میں یہ سوچنے پر مجبور کرے گی کہ کیا میں واقعی اس کام پر اللہ تعالیٰ کا نام لینے میں حق بجانب ہوں۔
(۲) جائز کاموں کی ابتدا کرتے ہوئے اللہ کا نام لینے سے آدمی کی سوچ صحیح سمت اختیار کرے گی اور وہ ہمیشہ صحیح نقطے سے اپنے کام کا آغاز کرے گا۔
(۳) حضرت سلیمان علیہ السلام نے جب ملکہ بلقیس کو خط لکھا تو اس میں لکھا "انہ من سلیمان و انہ بسم اللہ الرحمن الرحیم" اس کی برکت سے بلقیس نکاح میں آگئی اور پورا ملک حضرت سلیمان علیہ السلام کے قبضہ میں آ گیا۔ (روح البیان ۶)

بسم اللہ کی برکت حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا گزر ایک قبر سے ہوا۔ آپ نے عذاب کے فرشتوں کو دیکھا کہ وہ قبر والے کو عذاب دے رہے ہیں۔ جب آپ واپس ہوئے تو اسی قبر سے گزر ہوا کہ رحمت کے فرشتے اس کے پاس نور کے تھال لیے ہیں۔ اس پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو تعجب

[illegible] عذاب قبر میں جتا تھا۔ تحقیق اس نے یہ وصیت چھوڑی تھی۔ اس [illegible]

[illegible] یہ استاد کے پاس لے گئی۔ استاد نے بسم اللہ الرحمن [illegible]

[illegible] میں جنازہ کروں۔ حالانکہ اس کو یہ زمین کی پشت پر میرا نام [illegible]

[illegible]

[illegible]

فضائل

[illegible]

(۲) قلم نے لوح محفوظ پر جو سب سے پہلے لکھا وہ بسم اللہ تھی۔

(۳) [illegible]

فوائد:

(۱) [illegible]

(۲) [illegible]

(۳) [illegible]

نبی پاک ﷺ ارشاد فرماتے ہیں

من رفع قرطاسا من الارض فيه بسم الله الرحمن الرحيم اجلالا له [illegible] كتب عند الله من [illegible]

وخفف عن والديه (کبیر جلد اص ۱۷۱)

ترجمہ: [illegible]

[illegible]

حضرت بشر حافی کا واقعہ اس پر روشن دلیل ہے

[illegible]

[illegible]

اتحاد ملت

کی ضرورت و صورت قسط:26

[illegible]

[illegible]

[illegible]

گویا ان کی روح بھی صفر یا گفتنی ہے۔

[illegible]

[illegible]

جائے دور کیا جائے

پڑے غافل ناداں، غریق غفلت ہوائے ذلت میں اڑ رہے ہیں
خبر نہیں ہے اثر نہیں ہے مٹائے جاتے ہیں، مٹ رہے ہیں

[illegible]

ارجمندی از شعارش بری　　　　من بحالم تو قوی یا دگری

[illegible]

[illegible] ان شاء اللہ ہمیشہ قائم رہے گا) آج تمہیں بڑے فخر سے [illegible] دشمنوں کے [illegible]

[illegible]

[illegible] ... ایم سی اور نے سلام کے خلاف جو [illegible]

[illegible]

[illegible] کے تحت [illegible] کا سبق۔

[illegible] کی ناکامی [illegible]

[illegible] نقش قدم پر چلتے [illegible] صداقت کا [illegible]

[illegible] حضرت خواجہ نقشبند، حضرت شیخ سہروردی، حضرت خواجہ غریب نواز، حضرت مجدد الف ثانی [illegible]

[illegible] اسلام کا [illegible]

ہاں مریداں روز و شب اندر سفر
از غرور جہانے ملت بے خبر

[illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] وشمن کو ایجاد کر و ملت خوابیدہ کو جگاؤ۔

[illegible]

[illegible] شیار ہو گا تو دنیا ہشیار ہو جائے گی۔

اگر مسلمان تو اسلام کی برکت سے محفوظ [illegible] دنیا کا نظام [illegible] موقوف ہے۔ [illegible] مسلمان [illegible]

اس [illegible] کا دعویٰ کریں مسلمان [illegible] انسانیت کے بلکہ دنیا کے دشمن ہیں۔ آج امریکہ کیا کر رہا ہے اور کیوں کر رہا ہے ظلم و تشدد

سے اسلام دشمنی کے [illegible] ساری انسانیت کو تباہ کر رہا ہے۔ [illegible]

کا مقابلہ کرنے [illegible] ظلم و ستم سے دنیا کو بچا سکے [illegible]

[illegible]

رضا کی پروا نہ کر کے امریکہ کے شیطان کی اطاعت ضروری سمجھی گئی۔

[illegible]

۔۔۔ پر عمل پیرا ہونے میں ہے

[illegible]

۔۔۔ مان کر نہیں بلکہ اسی چنگاری سے ممکن ہے

[illegible]

☆

نبی رحمت ﷺ کا ذاتی غلاموں اور خدام کیساتھ حسن سلوک

محقق دوراں جناب حافظ محمد سعد اللہ صاحب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اللہ تعالیٰ کریم ہے، حلیم و بصیر اور حکیم بھی ہے جس نے تکوینی و انتظامی مصلحتوں اور حکمتوں کے تحت دنیا میں بعض لوگوں کو غلام بعض کو آقا، بعض کو خادم بعض کو مخدوم، بعض کو حاکم بعض کو محکوم، بعض کو فوق بعض کو تحت، معاشی اور معاشرتی اعتبار سے بعض کو اونچا اور بعض کو نیچا بنایا۔ لیکن قدرتی تفاوت اور اونچ نیچ کا مطلب اور منشائے خداوندی ہرگز یہ نہیں کہ آقا، مخدوم، حاکم، امیر اور بڑے لوگ تو فرعون بن کر بیٹھ جائیں، زندگی کی تمام آسائشیں اور آرام و سکون انہی کے لئے خاص ہو جائے۔ اور اس کے برعکس غلاموں، خدمت گزاروں، محکوموں، ماتحتوں اور زیردستوں کو انسانیت سے دور جانور سے بھی گیا گزرا بنا دیا جائے، نہ ان کے آرام و سکون اور ضروریات زندگی کا بھی خیال نہ رکھا جائے۔ ان کے عام انسانی حقوق کا بھی پاس نہ کیا جائے۔ ان کے جذبات اور احساسات کو مدنظر نہ رکھا جائے۔ دن رات ان سے مشینوں کی طرح کام لیا جائے۔ مگر دنیا میں بالعموم اس کے برعکس ہوا، آج بھی ہو رہا ہے۔ بعثت نبوی سے قبل دور جاہلیت میں عرب، ایران، روم، ہندوستان اور یورپ کے انسانی معاشروں میں انہی بنیادوں پر غلاموں، خادموں، زیردستوں اور ماتحتوں کے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک کیا جاتا رہا ہے۔ نبی رحمت جو تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر تشریف لائے تھے وہ قرآن مجید کے الفاظ میں جن کی ایک علامت اور وصف خصوصی یہ بھی تھی کہ

يضع عنهم إصرهم والأغلال التي كانت عليهم (سورۃ الاعراف ۱۸۷)

ترجمہ: وہ (نبی رحمت) ان (مظلوم لوگوں) سے ان کا بوجھ اتار دے گا اور وہ ان زنجیروں کو کاٹ دے گا جن میں یہ جکڑے ہوئے ہیں۔

کیسے ممکن تھا کہ آپ ﷺ غلاموں، خادموں اور زیردستوں کے اس مظلوم، مجبور، بے چارہ، بے سہارا، بے آسرا طبقے کی طرف توجہ نہ فرماتے۔ آپ ﷺ نے غلاموں، خادموں اور زیردستوں کو وہ حقوق و مراعات، وہ سہولتیں، وہ آسانیاں، وہ نرمیاں، وہ احترام، وہ اعزاز، وہ شرف اور وہ مقام بخشا جو دنیا کے کسی مذہب اور قانون میں مفقود۔ اور نہ آج سے کسی بڑے سے بڑے ملک حتیٰ کہ امریکہ اور یورپ کے آئین و نظام میں بھی نہیں ہے جو انسانی حقوق کے سب سے بڑے چیمپئن اور داعی بنے ہوئے ہیں۔

غلاموں، خادموں، زیردستوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک اور ان کے انسانی حقوق و مراعات کے سلسلے میں ساری اسلامی و نبوی تعلیمات کا احاطہ تو ممکن نہیں۔ تاہم یہاں یک تو غلاموں اور خادموں کے متعلق چند بنیادی تعلیمات اور انقلابی اصلاحات کا ذکر کرنا مناسب ہے

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضور اکرم ﷺ ... [illegible]

... [illegible] ... کی وجہ سے اس کے بعد ... [illegible]

اخوانکم خولکم جعلھم اللہ تحت ایدیکم فمن کان اخوہ تحت یدہ فلیطعمہ مما یاکل ولیلبسہ مما یلبس ولا تکلفوھم ما یغلبھم فان کلفتموھم فاعینوھم

ترجمہ: تمہارے غلام (اور نوکر چاکر) تمہارے بھائی ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ نے تمہارے ماتحت اور قبضہ میں کر دیا ہے۔ تو جس کا (کوئی دینی) بھائی اس کے قبضے میں ہو تو اسے چاہئے کہ وہ جو خود کھاتا ہے اس میں سے کھلائے جو وہ خود پہنتا ہے وہی پہنائے ... [illegible] ... اور ان کی طاقت سے مشکل کام کی تکلیف نہ دو جو ان کے لئے ناقابل برداشت ہو اور اگر ایسے کام کی زحمت دینا ضروری ہو تو اس کام میں ان کا ہاتھ بٹاؤ اور ان کی اعانت کرو۔

حدیث [illegible] سے [illegible] مالکوں اور خادموں [illegible]

[illegible] اور [illegible] ترمذی کی حدیث

باب ما جاء فی الاحسان الی الخادم

(یعنی خادم کے ساتھ احسان کا باب) کے تحت لائے ہیں

دوسری حدیث میں صاحب جوامع الکلم ﷺ کا [illegible] ہے "جو تم کھاؤ [illegible]" [illegible] اس تقدیم تاخیر سے مقصود [illegible]

[illegible] عام طور پر [illegible] دوسرے درجے کا انسان سمجھتے [illegible] بھائی [illegible]

[illegible] حکم [illegible] ہیں [illegible] اس سے [illegible] وہی کچھ پسند [illegible]

اپنے لئے کرتے ہو کیونکہ

لا یؤمن احدکم حتی لا یحب لاخیہ ما یحب لنفسہ

ترجمہ: [illegible] آدمی اس وقت تک کامل ایمان والا نہیں ہو سکتا جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی چیز

پسند کرے جو اپنے لئے کرتا ہے۔

[illegible] حدیث [illegible] جو [illegible] پہلی [illegible]

[illegible] دولت [illegible] میں رہتے ہیں [illegible]

[illegible] جوڑے [illegible] رکھتے ہیں مگر ان کے [illegible] رہتے ہیں [illegible]

کھانے [illegible] کھاتے ہیں مگر ان سے [illegible] کرتے ہیں مگر ان سے [illegible]

گزارہ کرتے ہیں [illegible] بڑے لوگوں [illegible] جس طرح [illegible] صدیق حضرت ابو ذر غفاری

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واسطے بن گئی تھی۔

خادم کو ساتھ بٹھا کر کھلاؤ [illegible] نوکروں چاکروں کے بارے میں [illegible] سوچ کی بنا پر بڑے لوگ خادموں کے پاس بیٹھنا اپنی توہین اور

کسر شان سمجھتے تھے۔ حضور ﷺ نے [illegible] اپنے عمل سے بڑے لوگوں کے اس متکبرانہ رویہ کی اصلاح فرمائی۔ خود اپنے غلاموں اور

خادموں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر برابر کی جگہ پر بیٹھے ان کے ساتھ مل کر کھانا [illegible] کی پہلی مثال قائم کی اور ہدایت فرمائی۔

تمام معاملات میں حضور ﷺ کا ایک امتیازی وصف یہ بھی تھا کہ آپ ﷺ نے جس چیز کے بھی کرنے کا حکم دیا پہلے خود اس پر عمل [illegible]

کر دکھایا۔ پہلے چالیس سال تک قرآن پر عمل کر دکھایا اس کے بعد قرآن پڑھ کر سنایا اور عمل کا حکم دیا۔ پہلے خود ساری ساری رات کھڑے ہو کر عبادت کی

پوری پوری رات رکوع و سجود اور تسبیح و تہلیل میں گزاری تب جا کر لوگوں کو دن رات میں صرف پانچ وقت کی نماز کا حکم دیا۔ پہلے خود اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ

کی راہ میں خرچ کیا تب کہیں جا کر صرف ڈھائی فیصد زکوۃ کا حکم دیا۔ یہی معاملہ غلاموں اور خادموں کے سلسلے میں تھا۔ پہلے ان کو بھائی سمجھا

بھائیوں جیسا ان سے برتاؤ کیا تب آقا اور مخدوم کو غلاموں اور خادموں کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیا۔ پہلے خادموں کے ساتھ مل کر کھایا تب دوسرے

[illegible] حضرت [illegible] روایت ہے کہ حضور ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

اور اگر [illegible] ہو تو [illegible] ایک دو [illegible]

خدام اپنے گھر میں داخلی ملازموں کے معاملے میں [illegible] رحمت ﷺ [illegible] شفقت فرمائی۔ اس کا اندازہ [illegible] حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس روایت سے لگتا ہے کہ

"آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے [illegible] ایک حبشی تھا [illegible] ایک مرتبہ دونوں میں [illegible] ہوئی۔ ان میں سے ایک نے دوسرے کو 'حبشی' کہہ کر پکارا اور دوسرے نے اس کے جواب میں 'قبطی' کہا۔ حضور ﷺ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا 'تم دونوں [illegible] ہو'" (رواہ الطبرانی فی الصغیر والاوسط)

ذرا خیال کریں [illegible] حضور ﷺ [illegible] گھر میں [illegible] حضور ﷺ کے ساتھ [illegible] حضور ﷺ کی [illegible] کا احساس ہوگا۔

زید [illegible] اور موالی حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں پہنچے۔ حضور ﷺ سے نکاح کے بعد سیدہ [illegible] رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں [illegible] فرما دیا۔ حضور ﷺ نے انہیں [illegible] کہ جب ان کے والد [illegible] انہیں لینے کے لیے [illegible] آئے تو انہوں نے خود غلامی [illegible] پر ترجیح دی۔ اس وقت غلامی [illegible] ﷺ کو [illegible] کیونکہ [illegible] بجائے غلامی [illegible] اور والدین اور گھر بار چھوڑ کر حضور ﷺ کے [illegible] ترجیح دی [illegible] اعلیٰ اخلاق [illegible] کی وجہ سے تھا۔

حضور ﷺ نے زندگی بھر [illegible] محبت کا [illegible] ہمیشہ [illegible]

[illegible] حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] پیش کیا۔ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یتیم بچی کی تربیت اور کفالت کرنے پر تینوں جلیل القدر صحابہ اپنا اپنا استحقاق جتا رہے تھے۔ حضور ﷺ نے بچی کا فیصلہ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حق میں فرما دیا۔ کیونکہ ان کے گھر میں بچی کی خالہ تھی اور خالہ کفالت کا زیادہ حق رکھتی ہے۔ مگر آپ نے حضرت زید بن حارثہ کے [illegible]

اپنے بیٹے ہونے اور ... کی ... ہونے ... کے حق میں ... محبت ... اور پیار بھرے ... الفاظ ارشاد فرماتے ہوئے ... پر ... اور ...
... بیان فرمایا

واما انت یا زید فاخونا و مولانا

ترجمہ: اے زید جہاں تک تیرا معاملہ ہے تو تو ہمارا بھائی ہے اور ہمارا مولیٰ ہے

اے زید تیری قسمت پر قربان جسے قدرت نے چار چاند لگا دیے۔ اللہ تعالیٰ نے تجھے اسلام کے اس درجے سے بلند کر کے پیغمبر اسلام کا بھائی اور مولیٰ بنا دیا اور پیغمبر کی معرفت تو ساری دنیا کا مولیٰ (آقا و سردار) بن گیا ہے

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

زید بن حارثہ کا استقبال، معانقہ اور بوسہ: نبی رحمت کے نزدیک اپنے اس وفادار غلام جس نے اپنے خاندان، گھر بار، بہن بھائیوں اور ماں باپ پر حضور ﷺ کو ترجیح دی تھی اور حضور ﷺ کی طرف سے مکمل آزادی اجازت کے باوجود آپ ﷺ کی غلامی کو اختیار کیا، کیا مقام تھا آپ ﷺ اس کے ساتھ کتنی محبت فرماتے تھے اور اس کا کتنا احترام فرماتے تھے اس چیز کا اندازہ ترمذی کی درج ذیل روایت میں موجود واقعہ سے لگایئے۔ جس کی راوی سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں اور جن کے سامنے یہ ایمان افروز اور سبق آموز واقعہ پیش آیا۔ فرماتی ہیں

"ایک موقع پر زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مدینہ پہنچے تو حضور ﷺ اس وقت گھر میں تشریف فرما تھے۔ زید آئے اور دستک دی تو حضور ﷺ بے ساختہ اٹھ کھڑے ہوئے اور بڑھ کر زید کا استقبال کیا حالانکہ آپ ﷺ اس وقت گھر میں پورے کپڑوں میں ملبوس نہ تھے اور جلدی میں چادر جسم سے گری جا رہی تھی۔ سیدہ فرماتی ہیں یہ پہلا موقع تھا جب میں نے آپ ﷺ کو یوں ننگے جسم دیکھا۔ نہ اس سے پہلے کبھی اس حالت میں دیکھا تھا اور نہ کبھی بعد میں دیکھا۔ آپ ﷺ نے زید سے معانقہ فرمایا اور ان کا بوسہ لیا۔"

دیکھا آپ نے عرش معلیٰ کا جانشین کس طرح اپنے غلام سے محبت اور اعزاز و اکرام کے ساتھ پیش آ رہا ہے۔ ... غلاموں اور خادموں کے ساتھ معانقہ تو بہت دور کی بات ہے ہم ہاتھ ملانے میں بھی بڑی کنجوسی سے کام لیتے ہیں۔ کاش مسواک، [illegible] ... پر چادر اور [illegible] کی سنتوں پر ... اپنے دور کے علماء ... پیغمبر رسول ﷺ کی اس سنت کو بھی زندہ کر لیں۔ ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے۔

تیری حکمت نے یتیموں کو کیا در یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولیٰ کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا

"عبدی" کہنے سے ممانعت: حضور ﷺ نے ہزاروں سال سے انسانی معاشرے میں جاری غلامی کی رسم کو بعض مصالح کی بنا پر سرے سے ختم

[illegible]

ابوالاثر حفیظ جالندھری مرحوم نے خوب کہا ہے۔

غلاموں کو سریر سلطنت پہ جس نے بٹھایا
یتیموں کے سروں پہ کر دیا اقبال کا سایہ
گداؤں کو شہنشاہی کے قابل کر دیا جس نے
غرور نسل کا افسوں باطل کر دیا جس نے

[illegible]

... کو بھی اپنے ساتھ بٹھا لیتے تھے اور فرماتے

اللهم ارحمهما فانی ارحمهما

(اے اللہ ان دونوں پر رحم فرما میں ان پر رحم کرتا ہوں) ... ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں۔

... حدیث کے الفاظ آپ ﷺ یوں فرماتے ہیں

اللهم انی احبهما فاحبهما

(اے اللہ میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما)

بخاری میں ہے کہ حضور ﷺ نے حضرت اسامہ کے متعلق فرمایا

ان اسامة احب الناس الیّ

(بے شک وہ (اسامہ) مجھے تمام لوگوں سے زیادہ محبوب ہے)

یہی وجہ ہے کہ جب وظائف میں جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت اسامہ کا ... عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ...

... زیادہ وظیفہ مقرر کیا ... حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ... تو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ...

انه كان احب الى رسول الله منك وكان ابوه احب الى رسول الله من ابيك

... اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ (اسامہ) تم سے زیادہ حضور ﷺ کو محبوب تھے ... باپ (زید) ... بھی

... تمہارے باپ (عمر) سے حضور ﷺ زیادہ محبت کرتے تھے

... اوقات جب آپ ﷺ سواری پر ہوتے تو حضرت اسامہ ... پیچھے بٹھا لیتے ... حجۃ الوداع کے موقع پر بھی حضرت

اسامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور ﷺ کے ردیف تھے۔

کسی غلام کو کبھی نہ مارنا ... انسان کی بڑی کمزوری ہے کہ ... آدمی ... غریب ...

... زیادہ ... پانی کی طرح ... غصہ بھی بڑی ... ہے ... کوئی ...

... اپنی عزت نفس کا خیال ... غریب ماتحت ... کی طرف ...

... ہو سکتا ہے ... محبت ... آدمی کو جب تک ...

... اس کا غصہ ٹھنڈا نہیں ہوتا ... اوقات تو بعض ... لوگوں کا غصہ اس وقت تک ٹھنڈا نہیں ہوتا جب تک ...

غریب ... خادم ... کو ... "کمین" ... غلام کو ... سے مارو ...

... کے مترادف ہے ... جاہلیت میں ایسا تھا اور آج بھی ... معاشروں میں غریب اور ...

... ہوتا ہے۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہوتا ... کوئی نہیں آتا۔ تھانوں اور عدالتوں ...

کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی۔

خادم بھی ... انسان ہوتا ہے ... کی ... جنت ... میں ... ہے۔ نبی رحمت ﷺ نے خادم ...

[illegible] مرد یا عورت [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible] حضرت [illegible] ﷺ [illegible] کی شہادت ہے کہ

ما ضرب رسول اللہ ﷺ خادما ولا امرأۃ قط

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے کبھی کسی خادم یا عورت کو نہیں مارا۔

[illegible] روایت ہے کہ آپ ﷺ نے کسی [illegible] تک نہ فرمایا

ایک آدمی دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہوا اور پوچھا یا رسول اللہ ﷺ ہم لوگ اپنے خادم سے کتنی مرتبہ درگزر کریں؟ آپ ﷺ خاموش رہے۔ اس نے دوبارہ پوچھا تو بھی آپ ﷺ خاموش رہے۔ جب اس نے تیسری مرتبہ بھی یہی سوال کیا تو فرمایا

اعفو عنه في كل يوم سبعين مرة

یعنی ہر روز میں ستر مرتبہ بھی درگزر کرنا پڑے تو درگزر کرو۔

غلام اور لونڈی کی دعوت قبول کرنا: جناب ﷺ [illegible] غلام لونڈی کی بھی دعوت قبول فرما لیتے [illegible] آپ ﷺ [illegible] آپ ﷺ [illegible] حضور ﷺ [illegible] شوق سے [illegible]

چنانچہ ایک غریب درزی نے آپ ﷺ کو کھانے کی دعوت دی [illegible] دعوت [illegible] حضور ﷺ [illegible] آپ ﷺ [illegible] حضرت انس [illegible] حضور ﷺ [illegible] آپ ﷺ [illegible] حضور ﷺ کی پسندیدہ [illegible]

خادم ربیعہ بن کعب کی شادی کا انتظام کرنا: حضور اکرم ﷺ کے خادموں میں سے ایک خادم حضرت ربیعہ بن کعب الاسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے جو آپ ﷺ کے [illegible] حضور ﷺ کی خدمت [illegible] حضور ﷺ [illegible] آپ ﷺ کی خدمت [illegible] حضور ﷺ [illegible] آپ ﷺ کی رفاقت نصیب ہو جائے [illegible] حضور ﷺ نے تیسری مرتبہ پوچھا تو بھی اسی تمنا کا اظہار کیا۔

یہ خود بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور ﷺ نے مجھ سے پوچھا "ربیعہ کیا تو شادی نہیں کرے گا؟" کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں چاہتا کہ کوئی چیز مجھے آپ ﷺ کی خدمت سے غافل کر دے۔ آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ کچھ دن بعد پھر مجھ سے پوچھا ربیعہ کیا تو شادی نہیں کرے گا؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں نہیں چاہتا کہ کوئی مشغولیت مجھے آپ کی خدمت سے غافل [illegible]

[illegible]

اور گوشت کا ولیمہ تیار ہو گیا۔

[illegible]

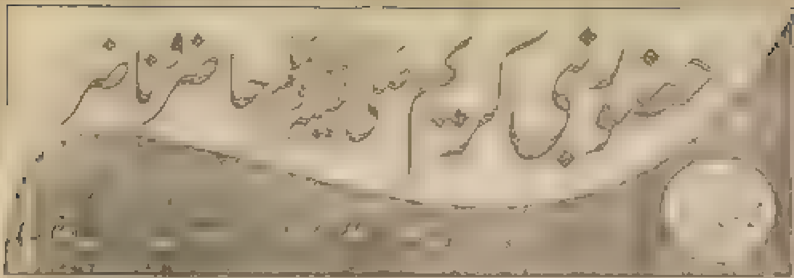
الصلوٰۃ الصلوٰۃ اتقوا اللہ فیما ملکت ایمانکم

(اے میری امت!) نماز، نماز (یعنی نماز کا خیال رکھو)، اور اپنے ماتحتوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرتے رہنا۔

[illegible] "ما ملکت ایمانکم" [illegible] غلام [illegible]

[illegible]

[illegible] کاش! آپ [illegible] کی اس وصیت کو بھی پورا کریں۔



﴿حضور ﷺ دنیا اور آخرت میں ہر مومن کے قریب ہیں﴾

... وانا اولى به في الدنيا والآخرة، اقرؤوا إن شئتم:

ترجمہ: یہ نبی مسلمانوں کا ان کی جان سے بھی زیادہ مالک ہے۔

([illegible])

﴿... ﷺ پرہیزگاروں کے قریب ہیں﴾

... الله عنه قال لقد بعثه ...

[illegible]

جب [illegible]

[illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ [illegible] حضور ﷺ کے عشق کے [illegible]

[illegible]

بدن سے جان نکلتی ہے آہ سینے سے
ترے فدائی نکلتے ہیں جب مدینے سے

رسول اللہ ﷺ نے ان کی تسلی کے لئے فرمایا

﴿لوگوں میں مجھ سے قریب تر وہ لوگ ہیں جو پرہیزگار ہیں وہ جو بھی ہوں اور جہاں کہیں بھی ہوں﴾

اس [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت [illegible] رضی اللہ عنہ [illegible]

﴿نبی کریم ﷺ درود پڑھنے والوں کے قریب ہیں﴾

عن انس رضی اللہ عنہ قال قال رسول اللہ ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا [illegible] قیامت [illegible]

قریب ترین مقام پر وہ ہوگا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود پڑھے گا [illegible]

[illegible] آخرت کی [illegible] دنیا کی [illegible] اور اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر [illegible]

پیش کرتا ہے جیسے تم پر ہدیے پیش کئے جاتے ہیں میرا علم موت کے بعد بھی ایسا ہے جیسا زندگی میں تھا [illegible]

[illegible]

[illegible]

متعلق قرآن پاک میں آتا ہے

[illegible]

فرماتے کہ میں ہر درود پڑھنے والے کے قریب ہوں گا۔

لا مکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کا عقیدہ

عن سهل بن سعد رضي الله عنه [illegible]

ترجمہ: حضرت سہل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا [illegible]

آپ نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی سے اشارہ فرمایا اور دونوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ رکھا [illegible]

(صحیح [illegible] کتاب الطلاق [illegible])

یتیم وہ نابالغ انسان ہے جس کا والد فوت ہو چکا ہو [illegible] دو انگلیوں میں کوئی فاصلہ نہیں ایسے ہی قیامت میں [illegible] قرب نصیب ہوگا۔ اور یتیم کے ساتھ نیکی کرنے والے [illegible] حضور ﷺ [illegible] حاضر ناظر کہتے ہیں۔

ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

عن عمر رضي الله عنه قال أمرنا رسول الله ﷺ أن نتصدق فوافق ذلك مالا عندي فقلت اليوم أسبق أبا بكر إن سبقته يوما قال فجئت بنصف مالي فقال رسول الله ﷺ ما أبقيت لأهلك قلت مثله وأتى أبو بكر بكل ما عنده فقال يا أبا بكر ما أبقيت لأهلك [illegible]

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں صدقہ کرنے کا حکم دیا [illegible] میں نے سوچا کہ ابوبکر سے سبقت لے جانے کا [illegible] فرماتے ہیں کہ میں [illegible] رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم نے اپنے بال بچوں کے لیے کیا چھوڑا [illegible] ابوبکر [illegible] فرمایا اے ابوبکر تم نے اپنے گھر والوں کے لئے کیا رکھا عرض کیا کہ میں نے ان کے لیے اللہ اور رسول کو رکھا [illegible] سوچا کہ میں کبھی [illegible] سے آگے نہ بڑھ سکوں گا۔ (ترمذی حدیث [illegible] کتاب المناقب) [illegible] نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

سبحان اللہ کیا پیارا جواب ہے کہ میں نے گھر والوں کے لیے اللہ اور رسول کو چھوڑا ہے جبکہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف [illegible] ابوبکر صدیق کے سامنے بیٹھے ہیں لیکن کہہ رہے ہیں کہ [illegible] گھر والوں کے لیے اللہ اور رسول کو چھوڑا [illegible] معلوم ہوا [illegible] یہ عقیدہ تھا کہ رسول اللہ ﷺ جسم ایک جگہ [illegible] رسول اللہ ﷺ [illegible] نہیں فرماتے کہ ابوبکر کیا کہہ رہے ہو میں تو تمہارے سامنے موجود ہوں لیکن تم کہہ رہے ہو کہ میں گھر والوں کے لیے [illegible] چھوڑ آیا ہوں اگر یہ عقیدہ شرک و بدعت ہوتا تو رسول اللہ ضرور [illegible] معلوم ہوا اللہ و رسول پر توکل شرک نہیں [illegible] ہے

لامکاں تک اجالا ہے جس کا وہ ہے
ہر مکاں کا اجالا ہمارا نبی ﷺ

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سیرت کے چند گوشے

[illegible]

[illegible]

ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

ولادت: حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت عام الفیل کے ڈھائی برس بعد ہوئی [illegible]

[illegible] آپ آنحضرت ﷺ سے [illegible]

عتیق کہلانے کی وجہ [illegible]

[illegible]

[illegible] کہ عتیق آپ کا لقب ہی تھا۔

صدیق کہلانے کی وجہ: آپ کا [illegible] صدیق [illegible] حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

تجارت: قریش [illegible]

[illegible]

[illegible] میں شام اور یمن کے متعدد سفر بھی کیے تھے۔ پہلا سفر اٹھارہ برس کی عمر میں کیا [illegible]

عہد جاہلیت میں بلند مرتبہ: عرب قبائل میں باقاعدہ کوئی بادشاہ نہیں ہوتا تھا۔ قریش سب سے ممتاز تھے [illegible] شاخوں نے مختلف خدمات اپنے ذمے لے رکھی تھیں۔ حضرت ابو بکر عقل و فہم [illegible] کی خدمت ان کے سپرد تھی [illegible] قاتل کی طرف سے [illegible] کہ شعر بھی کہتے تھے مگر اسلام کے بعد شعر گوئی ترک کر دی تھی۔ [illegible]

سلامت فطرت: حضرت ابو بکر کی فطرت شروع ہی سے سلیم تھی۔ چنانچہ آپ کو اسلام سے پہلے بھی بت پرستی سے نفرت تھی اور شراب نوشی کو برا جانتے تھے۔ جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں ابو نعیم کے حوالے سے حضرت [illegible]

لقد حرم ابوبکر الخمر علیٰ نفسه فی الجاهلیه

[illegible]

[illegible] حضور ﷺ [illegible]

ابتلاء و آزمائش [illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر پر ہوتا کم تھا۔

[illegible]

ہجرتِ حبشہ کا ارادہ [illegible] قریش کے ظلم و ستم [illegible] آنحضرت ﷺ نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کا حکم دیا [illegible]

[illegible]

آپ نے فرمایا "مجھے تمہاری پناہ [illegible] مجھے جناب میں اللہ تعالیٰ کی پناہ میں آتا ہوں"

اسلام کے لئے ایثار و فدا کاری [illegible]

[illegible]

صرف اس لئے ان کو قتل کرو گے کہ یہ ایک خدا کا نام لیتے ہیں

[illegible]

[illegible]

ابوبکر اپنے ایمان کا اعلان کرتے تھے۔

غلاموں پر قریش کے مظالم اور حضرت ابوبکر کی دردمندی [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی [illegible] حضرت محمد ﷺ [illegible] [illegible] غلاموں کی [illegible] جو دعوت حق قبول کر لینے کے جرم میں قریش کے جبر و ستم کا شکار [illegible]

تھے۔ ذیل میں ان کے نام مع مختصر تعارف کے لکھے ہیں۔

حضرت بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible] اسلام کے سب سے پہلے [illegible] میں اظہار اسلام، یعنی یہی سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے اپنے اسلام کا اظہار کیا [illegible] کے وقت جبکہ عرب کی زمین آگ کی طرح جلتی تھی۔ حضرت بلال کو امیہ [illegible] پتھر کی ایک چٹان [illegible] [illegible] حضرت بلال [illegible] احد احد [illegible] گلے میں ایک رسی [illegible] کے حوالے کرتا [illegible] شہر میں گشت [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ مظالم دیکھے تو [illegible] حضرت بلال کو [illegible] [illegible]

[illegible] آزاد کر دیا

عامر بن فہیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ طفیل بن عبداللہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے [illegible] حضرت بلال [illegible] اسلام قبول کیا [illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

آزاد کیا۔

حضرت ابوفکیہ [illegible] [illegible] حضرت ابوفکیہ [illegible] ایک دن [illegible] حضرت ابوفکیہ کو گرم ریت پر [illegible] حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا [illegible] حضرت ابوفکیہ [illegible]

[illegible] آزاد کر دیا۔

حضرت لبینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھرانے کی باندی تھیں۔ ابھی حضرت عمر اسلام نہیں لائے تھے [illegible] مشرف باسلام ہو چکی تھیں۔ حضرت عمر کی درشت مزاجی مشہور ہے [illegible]

[illegible]

کیا تو اللہ تعالیٰ اس کا بدلہ دے گا"

[illegible]

[illegible]

حضرت صدیق اکبر [illegible]

غریب نواز نے ان ستم رسیدوں کو بھی غلامی سے نجات دلائی۔

[illegible]

[illegible]

تمہاری مغفرت فرمائے"

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اعلانِ اسلام کی اہمیت [illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible] ﷺ [illegible]

[illegible]

[illegible] ابی بکر [illegible]

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

ان امن الناس علی فی صحبتہ و مالہ ابو بکر

[illegible]

حضرت ابوبکر صدیق [illegible]

قرآن مجید کا اعتراف [illegible] حضرت ابوبکر [illegible]

لا یستوی منکم من انفق من قبل الفتح وقاتل اولئک اعظم درجۃ من الذین انفقوا من بعد

وقاتلوا [illegible]

ترجمہ: تم میں سے وہ لوگ جنہوں نے فتح سے پہلے [illegible]

[illegible]

حضرت ابوبکر صدیق [illegible]

[illegible]

حضرت عائشہ کے ساتھ آنحضرت ﷺ کا نکاح [illegible]

[illegible] حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا [illegible]

[illegible] آپ ﷺ [illegible]

[illegible] کی وفات ہوئی [illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

[illegible] آنحضرت ﷺ [illegible]

آنحضرت ﷺ [illegible]

حضرت عائشہ کی والدہ ام رومان سے ذکر چھیڑا۔ انہوں نے حضرت ابوبکر سے تذکرہ کیا۔ [illegible] جبیر بن مطعم [illegible]

لیکن جب جبیر بن مطعم سے اس معاملہ میں بات چیت کی تو [illegible] انکار کر دیا اب حضرت ابوبکر صدیق [illegible] تھے۔ چنانچہ [illegible]

[illegible] حضرت عائشہ صدیقہ [illegible] کا نکاح آنحضرت ﷺ سے کر دیا۔ اس وقت صرف نکاح ہوا تھا [illegible] حضرت عائشہ کی [illegible]

[illegible] کی عمر چھ برس کی تھی [illegible] ہجرت کے [illegible] حضرت ابوبکر صدیق [illegible]

[illegible] اور آنحضرت ﷺ کے لئے ایک ایسی رفیقہ حیات کا انتخاب ہو گیا جو [illegible] احکام و مسائل کی تشریح و توضیح [illegible]

اشاعت میں آپ ﷺ کی دست راست ثابت ہوئیں۔

انبیاء کرام علیہم السلام کا عقیدۂ توحید

جناب علامہ غلام مصطفیٰ مجددی صاحب

بسم اللہ الرحمن الرحیم

[illegible]

- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]
- [illegible]

[illegible]

[illegible]

معقول کی ... [illegible]

[illegible]

[illegible] جس کا نام تصوف رکھتے ہیں ... [illegible]

◈ [illegible]

[illegible] حالات [illegible]

[illegible]

[illegible] برکات [illegible]

[illegible]

[illegible] اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] مطلق [illegible] تحقیق [illegible]

[illegible]

◈ [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] ثابت ہے [illegible]

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہٗ صوفیہ و علماء میں یکساں مقبول ہیں انہوں نے تمام اہل سنت کا عقیدہ توحید بہت اچھے [illegible] بیان کر دیا ہے کہ [illegible] خالقیت، معبودیت اور وجوب میں [illegible] اور خالق مطلق، معبود برحق [illegible] سے کا وہ کافر و مشرک ہے۔ اسی توحید کی تعلیم انبیاء کرام و مرسلین عظام نے عطا فرمائی۔ چند آیات قرآنی ملاحظہ کیجئے:

◈ ولقد بعثنا فی کل امۃ رسولا ان اعبدوا اللہ واجتنبوا الطاغوت ہم نے ہر امت میں رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور طاغوت (یعنی باطل معبودوں) سے بچ جاؤ (نحل آیت ۳۶)

◈ واذ قال ابراھیم لابیہ وقومہ اننی براء مما تعبدون ۝ الا الذی فطرنی فانہ سیھدین ۝ اور جب کہ ابراہیم نے اپنے باپ اور اپنی قوم سے فرمایا میں تو تمہارے ان معبودوں سے بیزار ہوں مگر وہ ذات جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے ہدایت دے گا (زخرف آیت ۲۶، ۲۷)

◈ وما ارسلنا من قبلک من رسول الا نوحی الیہ انہ لا الہ الا انا فاعبدون ۝ ہم نے تم سے پہلے بھی جس رسول کو بھیجا [illegible]

[illegible]

ایک سوال کا جواب دیجیے [illegible]

[illegible]

شکایت بے جا ہے [illegible]

[illegible]

(عقیدہ اسلام ص ۱۳)

[illegible]

[illegible]

... اللہ ... خلیل اللہ ... حبیب ... [illegible]

... آپ محبوب اعظم ﷺ ... [illegible]

[illegible] ... پروفیسر ... چشتی صاحب ... [illegible]

> [illegible]

مفسرین کرام کی توجیہات

[illegible]

... کے محبوب اور مقرب ہیں (تفسیر ...) [illegible]

[illegible]

حضور نقش ثانی کے اخلاق کریمانہ

محمد یسین

[illegible]

ایسا ہی ہونا چاہیے تھا۔ جس جس قوم نے اس رحمت سے منہ پھیرا [illegible]

[illegible] بدبختی اور جہالت کے سوا کیا ہو سکتا ہے۔

آج کل ہر گھر [illegible]

[illegible] پر [illegible] دعوت [illegible] ہے [illegible] حقوق [illegible] ہے [illegible] سب سے زیادہ [illegible] حقوق [illegible] کی [illegible] ''انسانیت'' کی حقیقت کا [illegible] حضور [illegible] ﷺ [illegible] اپنے [illegible]

گرد نظر کا دور کریں۔ قرآن پاک فرماتا ہے

یا ایھا الناس اتقوا ربکم الذی خلقکم من نفس واحدۃ و خلق منھا زوجھا و بث منھما رجالاً کثیرا و نساء (النساء۔ ۱) [illegible] لوگو اپنے رب سے ڈرو جس نے پیدا کیا تمہیں ایک جان سے اور پیدا کیا اسی سے جوڑ اس کا اور پھیلا دیئے ان دونوں سے مرد کثیر تعداد میں اور عورتیں کثیر تعداد میں)

آیئے ارشاد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کی طرف

یا ایھا الناس ان ربکم واحد لا فضل لعربی علی عجمی و لا لعجمی علی عربی و لا لاسود علی احمر ولا لاحمر علی اسود الا بالتقوی ان اکرمکم عند اللہ اتقکم

ترجمہ: اے لوگو [illegible] کسی عربی کو کسی عجمی پر [illegible] کسی عجمی کو کسی عربی پر برتری حاصل ہے [illegible] تقویٰ [illegible] اللہ تعالیٰ کے [illegible] تم میں [illegible] پرہیزگار ہے۔

جب [illegible] علیہ السلام [illegible] برتری کا [illegible] تعالیٰ کے [illegible] سب برابر ہیں تو قانون کی نظر میں کیسے [illegible] چاہیے [illegible] باری تعالیٰ ہے

واذا قلتم فاعدلوا ولو کان ذا قربیٰ (الانعام۔ ۱۵۲)

ترجمہ: اور جب بات کہو تو انصاف کی کہو اگرچہ تمہارے رشتہ دار کا معاملہ ہو

یہ ہیں عدل و مساوات کے بارے میں [illegible] تعلیمات کا [illegible] مختصر [illegible] کے ایمان کا تقاضا ہے [illegible] ﷺ کی [illegible] حضرت [illegible] قدس سرہ [illegible] شہنشاہ [illegible] قدس سرہ [illegible] تعلیمات آپ کی [illegible] میں گئی تھیں۔

جہاں تک مساوات کا تعلق ہے آپ کا [illegible] پیش کرتا رہا۔ آپ کی بارگاہ میں مختلف علاقوں اور مختلف برادریوں کے لوگ [illegible] تھے مگر کسی کو کسی پر کسی برتری کا [illegible] حضور شہنشاہ [illegible] قدس سرہ کے دور میں جس عظیم شخص کو وزیر اعظم کا [illegible] تھا وہ تیلی (موجودہ ملک) برادری سے متعلق تھے، نام کریم بخش تھا مگر [illegible] چوہدری [illegible] کے ہاں چوہدری کہلانے کے مستحق وہ لوگ تھے جو غرور و تکبر سے دور ہوں) حضور [illegible]

[illegible]

حدیث پاک میں آیا ہے اهل الجنة بله

[illegible]

معصوما تگ تصویر میری میری لاش دے وچ پڑی ہووے

جناب کرم دین صاحب کی زبان پر آتا تو یوں ہو جاتا

[illegible]

بے ادب خود را نہ تنہا داشت بد
بلکہ آتش در ہمہ آفاق زد

[illegible]

[illegible]

—☆—

تحریر: صاحبزادہ خورشید احمد گیلانی

خوش ہوں کہ میری خاک ہی احمد ﷺ نگر کی ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اگر آپ کو ایسا شخص ملے جو پہلی بار ہی آشنا لگے، عجز و نیاز سے دوہرا ہوا جا رہا ہو، لب دل آویز مسکراہٹ سے مزین ہوں اور لہجہ ریشم سے بڑھ کر نرم ہو، چلے تو گردن جھکا کر اور محفل میں بیٹھے تو سمٹ سمٹ کر، سلام کرے تو جھک کر اور بات کرے تو جھجک کر، تو پہچان جائیے کہ یہ شخص ......حفیظ تائب ہے۔ عہد حاضر کا نامور اور ممتاز نعت گو شاعر اور اسی طرح آپ ایک نعت پڑھ رہے ہوں، جس میں تغزل عروج پر اور تخیل اوج پر ہو، شعور عصر گہرا اور پیرایہ اظہار عمدہ ہو، کلام میں پختگی اور بیان میں وارفتگی ہو، اور الفاظ تڑپتے ہوئے اور حروف نکھرے ہوئے، موضوع جداگانہ اسلوب عاشقانہ ہو تو جان جائیے کہ یہ نعت حفیظ تائب کا نتیجہ سخن ہے۔

پاکستان میں نعت کئی حضرات نے کہی ہے مگر حفیظ تائب کا انداز پھر بھی منفرد رہا ہے۔ جس طرح بندے پر خود نزول کتاب کی کیفیت وارد نہ ہو رازی و غزالی اس کے لئے رہنما اور کبیر و کشاف گرہ کشا نہیں ہو سکتے۔ اسی طرح نعت جب تک کسی پر واردات بن کر طاری نہ ہو وہ کیف پیدا نہیں ہوتا جو تائب کی نعتوں میں محسوس ہوتا ہے۔ اس آہنگ کی ایک بڑی وجہ تو وہی ہے جو ہمارے خوش نوا نے اس مصرعے میں بیان کی ہے جسے ہم نے اپنے کالم کا عنوان بنایا ہے

خوش ہوں کہ میری خاک "احمد نگر" ہے اگرچہ احمد نگر ضلع گوجرانوالہ کا ایک قصبہ ہے جو ہمارے ممدوح کا آبائی گاؤں ہے۔ لیکن اس مصرع میں احمد نگر سے مراد حضور ﷺ کی نگری ہے، دیار مدینہ، وادی بطحا، شہر طیبہ۔ اہل دل نے درست کہا ہے کہ ضروری نہیں جو جہاں دفن ہو اس کا خمیر بھی وہیں کا ہو، اور جہاں دفن ہو اس کا پیکر بھی وہیں ہو بلکہ یہ فیصلے نسبت پر منحصر ہوتے ہیں۔

نسبت جو مجھے ہے ترے کوچے کی زمیں سے   میں دفن کہیں ہوں مگر اٹھوں گا وہیں سے

نعت دراصل بارگاہ سرور کائنات میں حاضری کا نام ہے۔ جو حاضری کے آداب سے واقف ہو جائے گا اسے مقام حضوری نصیب ہو جاتا ہے۔ پھر زمین و زماں کی دوری بے معنی ہو جاتی ہے۔ شیخ بخارا فرماتے ہیں مجھے دو مرتبہ سخت تعجب سے دوچار ہونا پڑا ایک مرتبہ جب میں نے ایک شخص کو طواف کعبہ کے دوران یاد خدا سے غافل پایا اور دوسرے لمحے ایک کپڑے کے تاجر کو اپنی دکان پر بیٹھے ذکر خدا میں محو دیکھا۔ یہی کیفیت ہمیں تائب کی نعتوں میں نظر آتی ہے۔ وہ لاہور میں رہتے ہوئے مدینے کی فضا میں سانس لیتے ہیں اور عجم کے باسی ہو کر عرب کے لہجے میں بات کرتے ہیں۔

ہجوم رنگ ہے میری ملول آنکھوں میں   بسا ہے جب سے ریاض رسول میں
تصورات کے صحرا میں وہ حرم ابھرا   کھلے گلاب میری دھول دھول آنکھوں میں
فضائے فکر و نظر دھل کے ہو گئی اجلی   ہوا وہ رحمت حق کا نزول آنکھوں میں

حفیظ تائب کے نعتیہ کلام میں فنی محاسن تو جو ہیں سو ہیں کہ ان پر مرحوم احسان دانش، جناب احمد ندیم قاسمی، ڈاکٹر وحید قریشی، پروفیسر حافظ محمد

افضل فقیر، محترم صاحبزادہ نذیر نیازی اور حضرت حافظ مظہر الدین پہلے ہی اپنا خراج تحسین پیش کر چکے ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی کیا تبصرہ کرے گا۔ میرے دل کو جو بات چھوتی ہے وہ یہ ہے کہ جناب تائب کا نعت کے حوالے سے عصر حاضر کا گہرا شعور، امت کے لئے جذبات درد مندی و دلسوزی اور امت کے مسائل و مصائب کو سید الانام ﷺ کی بارگاہ میں پورے سلیقے اور قرینہ نیاز کے ساتھ پیش کرنے کا انداز ان کا یہ اسلوب ان کی ہر نعت اور ہر مجموعہ نعت میں نمایاں ہے۔

حفیظ تائب کا فن عروج پر دیکھنا ہو تو اس نعت کا ایک شعر دلیل کے طور پر کافی ہے جس کی بحر رواں دواں ہے۔ جس میں رنگ تغزل نمایاں ہے اور شگفتگی کا بھرپور سامان ہے

رہی عمر بھر جو انیس جاں وہ بس آرزوئے نبی رہی
کبھی اشک بن کے رواں ہوئی کبھی درد بن کے دبی رہی

محترم حفیظ تائب صاحب خوش قسمت ہیں کہ ان کی زبان اور ان کا قلم اس ممدوح زمین کی نعت کے لئے وقف ہے جس کی یاد روح کے لئے شادابی اور جس کی تعلیمات زمانے کے لئے کامیابی کی کلید ہیں۔ اس رنگ چمن کے لئے جس کے دم سے دنیا کا نکات نکھر اکھرا ہے، اس ابر بہاراں کے لئے جس کا ایک چھینٹا طارق گشت لہی ہے۔ اس حسن ازل کے لئے جس سے حروف و نقطہ کا چہرہ دمکا ہے، اس شان ادب کے لئے جس کی بات کی بات سے علم و آگہی کو فروغ بخشا ہے اور اس جان قصیدہ کے لئے جس کے طفیل حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیکر حضرت تائب صاحب تک کی مشق سخن معتبر اور متبرک ٹھہری ہے۔ میں واصف و ناظم ہونے کے باوجود اپنے مخدوم و محترم تائب صاحب کے لئے انہی کے لہجے میں دعا گو ہوں کہ خدا انہیں وصف و تعبیر کے بیان میں کعب کی دل کشی ادا اور حسان کا سلیقہ نوا ارزاں کرے، بوصیری کا رنگ اور جامی کا آہنگ عطا کرے۔ قدسی کا لہجہ اور سعدی کا قرینہ بخشے، محسن کاکوروی کی ندرت اور ظفر علی خان جیسی بیان پر قدرت نصیب کرے اور حالی جیسی سلاست اور اقبال جیسی آفاقیت سے نوازے۔

تو کہ لمس میں نہ تھا حرف ثنا کرے
پاس آیا مجھے اشکوں کو وسیلہ کرے

حضرت رسالت مآب ﷺ میں حفیظ تائب امت کا دکھڑا پیش کرتے ہیں اور عصر رواں کی بے حسی و بے نفسی کا مرثیہ پڑھتے ہیں تو منظر ایک ایک ذرہ پیدا واضح کر دیتے ہیں۔

دے جسم کی خیرات ماحول کی ہم کو در کار ہے روشنی یا نبی
اک تیرگی ہے جھک اک تو ریں اک گنج دار یک ہے زندگی یا نبی
روح ویران ہے، آنکھ حیران ہے، ایک بحران تھا ایک بحران ہے
گلشن و شہر وں قریوں سا پڑ ہے، پر لطاں ایک گمبیر افسردگی یا نبی
راز داں اس جہاں میں بنا دیں کے مروح کے زخم جا کر دکھاؤں کے
غیر کے سامنے کیوں تماشا بنوں، کیوں کروں دوستوں کو دکھی یا نبی
اب تو آشوب حالات سے، تیری یادوں کے چہرے بھی دھندلا دیے
دیکھ لے تیرے تائب کی نغمہ گری بنتی جاتی ہے نوحہ گری یا نبی
یہ آہنگ اور یہ رنگ صلی اللہ علیہ وآلہ میں بھی ہے
وسلموا تسلیما میں بھی اور وہی تیمن وہی وہ میں بھی

☆

پیرو فقیر
محمد

پردے اُٹھائے جاتے ہیں

تصورات سے ۔ پردے اُٹھائے جاتے ہیں
حریم خاص کے جلوے دکھائے جاتے ہیں

حریم خاص کے آداب سب کو کب معلوم
جنہیں بلانا ہو ، ان کو سکھائے جاتے ہیں

شب وصال کا گویا تقاضا یہ بھی ہے
چراغ ہوش و خرد کے بجھائے جاتے ہیں

حجاب ڈال کے بیچارگی کے اپنوں پر
نگاہِ غیر سے یکسر چھپائے جاتے ہیں

تجلیات کی بارش کبھی جو برسائیں
دل و ضمیر بھی اس میں نہائے جاتے ہیں

دلوں کو چھیدتے روحوں میں نور بھرتے ہیں
جو تیر لطف و کرم کے چلائے جاتے ہیں

وہ بوند قلب کی وسعت کو کوئی کیا جانے
ہزاروں عرش بھی اس میں سمائے جاتے ہیں

نثار جائیں ہم ان کی گدا نوازی کے
جو روتے آئے تھے ، ان کو ہنسائے جاتے ہیں

ہماری بات کا بننا نہیں تھا کچھ لیکن
حضور بات ہماری بنائے جاتے ہیں

حضور آپ کی رحمت ہے اپنا برگ ونوا
جو ہوں تھکے وہ کب آزمائے جاتے ہیں

ہمارے دل کو بھی زندہ کریں ، یہ کیا مشکل
جو پتھروں سے بھی کلمہ پڑھائے جاتے ہیں

کبھی ۔ اک آہ میں ہوتا ہے طے سفر سارا
کبھی اک اشک پہ جاناں ملائے جاتے ہیں

کرم پہ شیخ کے ہے انحصار آگہی کا !!
یہ اتنا اُٹھتا ہے، جتنا اٹھائے جاتے ہیں

از حضور مظہر السلام

Monthly
Mujallah **AL-HAQIQA**
June 2009
Reg.No. C.P.L. 169